GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

Volume.6, Issue.4 (2023)

(October-December)

Academic Review of Imam Fakhrudin Razi's Tafseer "Mafatih al Ghayb"

امام فخر الدین رازی کی تفسیر مفاتیح الغیب کے مصادر کا علمی جائزہ

Abid ullah khan

Dr. Fahruddin

Ph.D Scholar University of Science and Technology bannu

Lecturer, University of Science and Technology bannu

Abstract

Imam Abu Abdullah Muhammad bin Umar bin Hussein bin Ali Razi also nicknamed as Fakhruddin and Ibn -ul-khatib Al shafi .He was expert in ilm- al -kalam .He was a polymath and got transcendence in it.He is also know to be the true expert on Ilm tafseer,Ilm-ul- kalam. Because of transcendence in knowledge religious scholars used to visit him from far flung areas.He has also written tafseer in the name of Mafatih-al -Ghayb wich is famous as tafseer -e- Kabeer.The tafseer is very accurate and has ben published in thirty two volumes from maktaba Darul fikar, lineman.

Keywords: Mafatih-al -Ghayb Imam Razi ,Taw!afseer

نام محمد بن عمر بن حسین کنیت ابو عبداللہ نسبت رازی اور لقب فخر الدین ہے۔ آپ ابن الخطیب شافعی کے نام سے مشہور تھے۔ آپؒ بیک وقت اپنے زمانے کے فقیہ، اصولی متکلم، فلسفی، طبیب اور مفسر تھے۔ علوم عقلیہ اور نقلیہ دونوں میں عمدہ تصانیف تحریر کی ہیں۔ لیکن ان سب میں تفسیر کبیر جیسے اپ نے مفاتیح الغیب کا نام دیا تھا زیادہ شہرت پائی۔

مفاتیح الغیب بنیادی طور پر اگرچہ تفسیر کی کتاب ہے، مگر یہ تفسیر کسی طور پر ایک انسائیکلوپیدیا سے کم نہیں۔ اس تفسیر کی خصوصیات کے بارے میں مولانا شبلی نعمانی اس تفسیر کے متعلق لکھتے ہیں کہ "اگرچے جیسا کہ ان کا عام انداز ہے، کہ وہ وسعت بیان اور تبحر علمی کی رو میں رطب و یابس کی تمیز نہیں کرتے اور سینکڑوں ایسی اوچھی اور سرسری باتیں لکھ جاتے ہیں، جو ان کے رتبے کے باکل شایانِ شان نہیں ہوتیں۔ تاہم ان حشو و زاوید کے ساتھ سیکڑوں ایسے دقیق اور معرکۃ الاراء مسائل حل کیے ہیں جن کا کسی اور کتاب میں نام و نشان نہیں ملتا[1]۔

مفتی تقی عثمانی رقم طراز ہے، کہ "تفسیر کبیر انتہائی جامع تفسیر ہے، اور احقر کا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ حلِقاین کے سلسلے میں جب بھی کوئی دشواری پیش آتی ہے تفسیر کبیر نے اس معاملے میں غیر معمولی راہنمائی کی ہے۔ عموما لوگ اس کا طولِ بیان دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں۔ لیکن یہ تطویل شروع میں زیادہ ہے، جب کہ آخر میں اتنی نہیں رہی، اور اس سے استفادہ کیا جائے تو علم و معرفت کے گوہر نایاب ہاتھ آتے ہیں"[2]۔

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October-December)

امام صاحب نے جہاں تفسیر کبیر میں بہت زیادہ علمی زخیرہ ڈالا ہے، وہاں انہوں نے دوسرے علماء متقدمین اور متاخرین کے علوم سے بھی استفادہ کیا ہے۔امام صاحب کی تصنیفات میں اور خاص کر تفسیر کے میدان میں ان استفادات کا پتہ چلانا نہایت اہم ہے۔

اگر ہم امام صاحب کے زمانے کو دیکھے تو امام صاحب کے زمانے سے پہلے متاخرین کا دور شروع ہو چکا تھا، اور ان کی تصنیفات اسلامی دینا میں پھیل چکی تھی۔تاہم متقدمین کی تصنیفات کا ذخیرہ بھی مفقود نہیں تھا۔اسی وجہ سے امام صاحب نے متقدمین اور متاخرین دونوں علماء کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔اور اپ کی تفسیر میں دونوں کے خیالات کی آمیزش موجود ہے۔

قفطی [3](اعلام) اس بارے میں لکھتے ہے کہ : وَكانَ علمه محتفظاً من تصانيف المتقدمين والمتائخرين[4]

کہ ان کا علم قدما اور متاخرین کی تصانیف سے ماخوذ تھا۔

فن تفسیر میں امام صاحب نے عام مفسرین کے تفسیروں کے ساتھ ساتھ عقلی مسائل میں ابو مسلم اصفہانی[5](المتوفی ۳۲۲ھ)،ابوالقاسم بلخی [6](المتوفی ۳۰۹ھ) اور قفال [7](المتوفی ۳۲۵ھ) کی تفسیروں سے فائدہ اٹھایا ہے

مثلا اپنی تفسیر میں سورۃ الشوری کی آیت نمبر ۱۵ کے تحت

امام قفال کا قول نقل کرتا ہے: قَالَ الْقَفَّالُ: مَعْنَاهُ أَنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ لَا أُفَرِّقَ بَيْنَ نَفْسِي وَأَنْفُسِكُمْ بِأَنْ آمُرَكُمْ بِمَا لَا أَعْمَلُهُ، أَوْ أُخَالِفَكُمْ إِلَى مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، لَكِنِّي أُسَوِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ نَفْسِي، وَكَذَلِكَ أُسَوِّي بَيْنَ أَكَابِرِكُمْ وَأَصَاغِرِكُمْ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِحُكْمِ اللَّهِ[8].

قفال نے کہا کہ معنٰی یہ ہے کہ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے نفس اور تمہارے نفسوں میں فرق نہ کروں اس طرح کہ تمہیں ایسے چیز کا حکم دوں جو خود نہ کروں یا میں مخالفت کروں اس کی جس سے تم کو منع کروں لیکن میں تمہارے اور اپنے نفس میں مساوات کروں گا۔اور اسی طرح تمہارے بڑوں اور چھوٹوں کے درمیان میں برابری کروں گا ان معاملات میں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے متعلق ہوں۔

اگرچہ یہ سارے علماء معتزلی تھے لیکن امام صاحب نے ان کو معرکہ آرائی کے لئے منتخب کیے تھے۔اپنے تفسیر میں ان کو ایک خاص مقام دیا ہے۔بعض جگہوں پر ان کی تعریفات کے پل باندھے ہیں۔جیسے قفال کے بارے میں سورۃ البقرہ کی آیت ۲۲۵ کے تحت لکھتے ہے، وَاعْلَمْ أَنَّ الْقَفَّالَ رَحِمَهُ اللَّهُ كَانَ حَسَنَ الْكَلَامِ فِي التَّفْسِيرِ دَقِيقَ النَّظَرِ فِي تَأْوِيلَاتِ الْأَلْفَاظِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَظِيمَ الْمُبَالَغَةِ فِي تَقْرِيرِ مَذْهَبِ الْمُعْتَزِلَةِ[9]

جاننا چاہیے کہ قفال کا کلام تفسیر میں نہایت اچھا ہوتا ہے اور وہ الفاظ کی تاویلات میں نہایت دقیق النظر تھے۔البتہ وہ معتزلہ کے مذہب کے اثبات میں بہت زیادہ مبالغہ کرتے تھے۔

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October-December)

اسی طرح ابو مسلم کے بارے میں سورۃ العمران کے آیت نمبر ۱۴۱ کے تحت لکھتے ہے۔ وَأَبُو مُسْلِمٍ حَسَنُ الْكَلَامِ فِي التَّفْسِيرِ كَثِيرُ الْغَوْصِ عَلَى الدَّقَائِقِ، وَاللَّطَائِفِ[10]. اور ابو مسلم کا کلام تفسیر میں عمدہ ہوتا ہے۔ اور تہہ میں ڈوب کر خوب لطائف اور دقائق نکالتا ہے۔

عقلیات کے حصہ میں جو معقولیات اور منقولیات سے تعلق رکھتا ہے، وہاں پر حکمائے اسلام کی تصنیفات سے استفادہ کیا ہے، اور تفسیر میں جگہ جگہ ان کے اقوال نظر آتے ہیں۔ مثلا سورۃ الانعام کی آیت وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ کے تحت حکماء کے بارے میں لکھتے ہیں: وَلِلْحُكَمَاءِ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ كَلَامٌ عَجِيبٌ مُفَرَّعٌ عَلَى أُصُولِهِمْ[11]

اس آیت کی تفسیر میں حکماء نے ایک عجیب بات کہی ہے جو ان کے اصول پر متفرع ہے۔(

اسی طر سورۃ العمران کی آیت نمبر ۱۹۱ تا ۱۹۲ کی تفسیر میں فرماتے ہے کہ: احْتَجَّ حُكَمَاءُ الْإِسْلَامِ بِهَذِهِ الْآيَةِ عَلَى أَنَّ الْعَذَابَ الرُّوحَانِيَّ أَشَدُّ وَأَقْوَى مِنَ الْعَذَابِ الْجُسْمَانِيِّ[12]

ترجمہ: حکمائے اسلام نے اس آیت سے اس بات پر استدلال کیا ہے کی عذاب روحانی عذاب جسمانی سے زیادہ اقوی اور سخت ہے۔

ان حکماء کے اقوال نقل کرنے کی بنیادی وجہ امام صاحب یہ فرماتے ہے کہ اس سے معقول اور منقول میں تطبیق دینا مقصود ہے۔ چنانچہ سورۃ الانعام کی آیت أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ[13] کی تفسیر کے تحت فرماتے ہے: فَهَذِهِ أَقْوَالٌ ذُكِرَتْ فِي تَطْبِيقِ الْحِكْمَةِ النَّبَوِيَّةِ عَلَى الْحِكْمَةِ الْفَلْسَفِيَّةِ[14]، یہ وہ اقوال ہے جو حکمت و فلسفہ کے ساتھ حکمت نبویہ کی تطبیق دینے کے متعلق بیان کیے گیے ہیں۔

لیکن خاص بات یہ ہے کہ اس قسم کے اقوال ذکر کرتے ہوئے امام صاحب نے ان حکماء اسلام کے نہ نام ذکر کیے ہیں اور نہ ان کی تصانیف کا حوالہ دیا ہے، البتہ اس بارے میں مولانا عبد السلام ندوی نعمانی کا قول ہے کہ شہر وزی نے اس قسم کے حکماء کے نام ذکر کیے ہے جن سے امام صاحب نے استفادہ کیا ہے، ان میں ایک یعقوب کندی ہے جس نے اپنی بعض تصانیف میں شریعت اور فلسفہ میں تطبیق دی ہے۔ اسی طرح ابو زید بلخی جو حکماء اسلام میں سے تھا جس کی ایک کتاب الا بانہ عن الدیانہ ہے جس میں شریعت کے اوامر و نواہی کے اسرار و حکم بیان کیے ہیں، اسی طرح عبد الکریم شہرستانی نے ایک تفسیر لکھی تھی جس میں فلسفانہ اصولوں کے مطابق قرآنی آیتوں کی تاویل کی تھی۔ غالب خیال کیا جاتا ہے کہ امام صاحب نے اپنی تفسیر میں جن حکماء اسلام کے اقوال نقل کیے ہیں وہ یہی ہو[15]

اس کے علاوہ امام صاحب نے حکمائے اسلام میں امام غزالیؒ[16] کے تصنیفات احیاء علوم الدین اور المنقذ من الضلال سے خاص طور سے فائدہ اٹھایا ہے۔ سورہ نور کی آیت اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ[17] کے تحت لکھتے ہیں، اعْلَمْ أَنَّ الشَّيْخَ الْغَزَالِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ صَنَّفَ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ الْكِتَابَ الْمُسَمَّى بِمِشْكَاةِ الْأَنْوَارِ، وَزَعَمَ أَنَّ اللَّهَ نُورٌ فِي الْحَقِيقَةِ بَلْ لَيْسَ النُّورُ إِلَّا هُوَ[18]۔ امام غزالیؒ نے اس آیت کی تفسیر میں ایک کتاب مشکواۃ الانوار کے نام سے تصنیف کی ہے جس میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالی در حقیقت نور ہے، بلکہ نور صرف اللہ ہی ہے۔

ادبی حیثیت سے انہوں نے زیادہ تر امام کشاف[19] کی تفسیر تفسیر کشاف کو پیش نظر رکھا ہے۔ اکثر وہ لکھتے ہے کہ صاحب کشاف نے کہا ہے، جیسے سورۃ الشوری کی آیت كَذَلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ[20] کے تحت لکھتے ہے۔ قَالَ صَاحِبُ الْكَشَّافِ وَلَمْ يَقُلْ أَوْحَى إِلَيْكَ، وَلَكِنْ قَالَ: يُوحِي إِلَيْكَ عَلَى لَفْظِ الْمُضَارِعِ لِيَدُلَّ عَلَى أَنَّ إِيحَاءَ مِثْلِهِ عَادَتُهُ[21] صاحب کشاف رحمۃ اللہ

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October-December)

علیہ کہتے ہیں کہ یہاں (اَوْحَیٰ اِلَیْکَ) کے بجائے (یُوْحِیْ اِلَیْکَ) فرمایا: یعنی مضارع غائب کا صیغہ استعمال کیا۔ اس لیے کہ یہ عبارت اس بات پر دلالت کرے کہ اس جیسی وحی کرنا اللہ تعالیٰ کی عادت مستمرہ ہے۔(

اسی طرح سورۃ الشوری کی آیت مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ[22] کے تحت لکھتے ہے کہ ،قَالَ صَاحِبُ الْكَشَّافِ إِنَّهُ تَعَالَى سَمَّى مَا يَعْمَلُهُ الْعَامِلُ مِمَّا يَطْلُبُ بِهِ الْفَائِدَةَ حَرْثًا عَلَى سَبِيلِ الْمَجَازِ[23] صاحب کشاف نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجازی طور پر اس عمل کا نام) **حَرْثًا**(رکھ دیا جو عمل کرنے والا فائدہ حاصل کرنے کے لیے کرتا ہے۔

امام صاحب امام جرجانی[24] کی اعجاز القران کا نام تو نہیں لیتے لیکن اکثر موقعوں پر ان سے بھی استفادہ کرتے نظر اتے ہے۔ جیسے سورۃ الدخان کی آیت يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ[25] کے تحت فرماتے ہے

قَالَ الْجُرْجَانِيُّ هَذَا إِشَارَةٌ إِلَيْهِ وَإِخْبَارٌ عَنْ دُنُوِّهِ وَاقْتِرَابِهِ كَمَا يُقَالُ هَذَا الْعَدُوُّ فَاسْتَقْبِلْهُ وَالْغَرَضُ مِنْهُ التَّنْبِيهُ **عَلَى الْقُرْبِ**[26]. جرجانی نے کہا یہ اس کے قریب اور نزدیک ہونے کی طرف اشارہ اور اخبار ہے اور اس سے غرض اس کے قریب ہونے پر تنبیہ ہونا ہے۔ اسی طرح الجاحظ نے قرآن کی فصاحت و بلاغت پر جو کتاب لکھی تھی جس کا نام البیان والتبیین ہے، وہاں سے بھی استفادہ کرتے ہیں لیکن حوالہ نہیں دیتے۔

امام صاحب کی تفسیر میں چونکہ فقہی احکام کی جھلک بھی ہے اور آیات الاحکام کے تحت انہوں نے کافی بحثیں کی ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے ابو بکر جصاص[27] کی کتاب احکام القرآن کا ذکر کرتے ہے۔ کیونکہ ابو بکر رازی صاحب حنفی ہے اور وہ اپنی کتاب میں فقہ شافعی کے خلاف آیات الاحکام کی تفسیر کرتے ہیں اس لئے امام صاحب ان کے مسائل پر اپنی تفسیر میں بڑے زور شور سے رد کرتے ہیں۔

امام صاحب نے قرآان کے مختلف الفاظ کے معنی اور مفاہیم کے لئے مختلف لغوی تفاسیر سے استفادہ کیا ہے جیسے الوحدی[28] کی تفسیر التفسیر البسیط، امام فراء[29] کی معانی القرآن سے بھی استفادہ کیا ہے۔ سورۃ الدحان کی آیت **كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ**[30] کے تحت کہتے ہے۔

فَقَالَ الْوَاحِدِيُّ أَصْلُ الْحُورِ الْبَيَاضُ وَالتَّحْوِيرُ التَّبْيِيضُ[31]۔

اسی طرح ابو علی الفارسی[32] المتوفی ۳۶۷ھ کی کتاب الشیرازیات سے بھی استفادہ کیا ہے، جالینوس[33] کی کتاب کتاب التشریح کی افادات اپ کی تفسیر میں موجودہ ہے، آپؒ نے تفسیر میں احادیث مبارکہ کو کافی جگہ دی ہے، جس کے لئے اپ نے کتب الصحاح، کتب السنن اور مسانید سے استفادات کیے ہیں، کتب الصحاح میں صحیح بخاری ، ترمذی مسلم اور سنن میں سنن ابوداود اور مسانید میں اکثر و بیشتر مسند احمد بن حنبل، مسند ابزار، مسند ابو یعلی اور مسند ابی حنیفہ سے استفادات کیے ہیں۔ اسی طرح امام صاحب نے اپنی تفسیر میں قدیم عربی اشعار کا بھی استعمال کیا ہے جس کے لئے انہوں نے زیادہ تر النابغہ ار و امراء القیس کے اشعار لیے ہیں۔

---

1)نعمانی، شبلی نعمانی، الکلام، ص۷۷، مطبع معارف اعظم گڑھ، ۱۳۴۱ھ۔

2 تقی، تقی عثمانی، علوم القرآن، ص۵۰۵، مکبہ دارالعلوم کراچی مطبع ۱۴۱۵ھ۔

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
GUMAN
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October-December)

3 نام جمال الدین ابی الحسن علی بن یوسف القفطی، قفط مصر میں پیدا ہوئے۔ حلب میں سکون پذیر تھے، اخبار العلماء اور انباہ الرواۃ جیسے کتابوں کے مصنف تھے۔ حلب میں وفات پائی۔ (الزرکلی، خیر الدین بن محمود بن محمد (م۱۳۹۶ء) الاعلام للزرکلی، ج۵، ص۳۳، دار العلم للملایین۔

4 قفطی، اجمال الدین ابی الحسن علی بن یوسف، خبار الحکماء، ص۲۲۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔

5 محمد بن بحر الاصفہانی، اصفہان سے تعلق رکھتے تھے، معتزلی تھے اور مفسر تھے، ۳۲۲ھ کو وفات پائی۔ (یاقوت الحموی (م۶۲۶ھ) معجم الادباء، ج۶، ص۲۴۳۷، رقم ۱۰۰۸، دار الغرب الاسلامی، بیروت۔

6 عبداللہ بن احمد بن محمود البلخی، متکلم، ادیب اور مفسر تھے، معتزلہ کے شیوخ میں سے تھے۔ ۳۰۹ میں بلخ میں وفات پائی۔۔ (یاقوت الحموی (م۶۲۶ھ) معجم الادباء، ج۴، ص۱۴۹۱، رقم ۶۳۴، دار الغرب الاسلامی، بیروت۔

7 قفال، محمد بن علی بن اسماعیل الشاشی الشافعی القفال الکبیر ۲۹۱ھ میں پیدا ہوئے۔ ماوراء النہر کے امام، فقیہ، مفسر، محدث، اصولی، لغوی اور شاعر تھے۔ اپنے عہد میں شافعیوں میں ان کے پائے کا کوئی عالم نہ تھا۔ ان کا تفسیر میں بار بار ذکر آتا ہے بخلاف القفال الصغیر عبداللہ بن احمد المروزی کے جن کا فقہ میں بار بار ذکر آتا ہے۔ ۳۶۵ھ میں وفات پائی۔ (النوی، محی الدین یحیی بن شرف، تہذیب الاسماء واللغات، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان،)

8 الرازی، محمد بن عمر بن الحسین فخر الدین الرازی (۶۰۶ھ)، مفاتیح الغیب ج۲۷، ص۵۸۹، دار احیاء التراث العربی، لبنان، ۱۴۲۰ء

9 ایضا، مفاتیح الغیب جز۷، ص۱۱

10 الرازی، مفاتیغ الغیب ج،۸، ص۲۱۵

11 الرازی، مفاتیح الغیب، ج۱۳، ص۱۰

12 الرازی، مفاتیح الغیب، ج۹، ص۴۶۵

13 الانعام: ۶، ۶۱

14 الرازی، مفاتیح الغیب، ج۱۳، ص۱۹۔

15 ندوی، مولانا عبدالسلام ندوی، امام رازی، ص۳۹، مکتبہ جدید پریس، لاہور

16 محمد بن محمد بن محمد العزالی الطوسی () حجۃ الاسلام، امام عزالی نے امام الحرمین الجوینیؒ سے تحصیل علم کیا۔ ۲۰۰ کتابیں لکھی، مدرسہ نظامیہ بغداد کے صدر مدرس رہے، مشہور کتاب احیاء علوم الدین کے مصنف ہے۔ (الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (م۷۴۸ھ)، سیر اعلام النبلاء، ج۱۹، ص۳۲۲، رقم ۲۰۴، موسسہ الرسالہ۔

17 سورہ النور: ۲۴، ۳۵

18 الرازی، مفاتیح الغیب، ج۲۳، ص۳۷۹

19 محمود بن عمر والزمخشری خوازم کے مضافاتی گاؤں زمخشر میں ۴۶۷ھ میں پیدا ہوئے۔ کافی عرصہ تک مکہ میں رہائش پذیر تھے اس وجہ سے جار اللہ کہلائے۔ معتزلی تھے۔ لغت اور ادب کے ماہر تھے۔ خوازم میں ۵۳۸ھ میں وفات پائی۔ (وفیات الاعیان، ۵: ۱۶۸)

20 الشوری: ۴۲، ۳

21 الرازی، مفاتیح الغیب، ج۲۷، ص۵۷۶

22 سورہ الشوری: ۴۲، ۲۰

23 مفاتیح الغیب ج۲۷، ص۵۹۱(

GUMAN ISSN Online : 2709-4162 ISSN Print : 2709-4154

Volume.6, Issue.4 (2023)

(October-December)

24 عبدالقاهر بن عبدالرحمن ابو بکر الجرجانی النحوی (۴۷۱ھ) جرجان میں پیدہ ہوئے۔ فقر و تنگدستی کی وجہ سے پوری عمر جرجان میں گزاری۔ آپؒ علم البلاغہ کا موسس کہا جاتا ہے۔ (نزھۃ الالباء فی طبقات الادباء، ص ۲۶۴، **مکتبۃ المنار، الزرقاء، الأردن۔**

25 الدخان: ۴۴، ۱۰

26 الرازی، مفاتیح الغیب ج ۲۷، ص ۶۵۶

27 ابو بکر احمد بن علی الرازی الحنفی (۳۷۰ھ) اپنے زمانے کے کبار حنفیہ ابوالحسن کرخیؒ وغیرہ سے فقہ حاصل کی۔ زاہد، متقی اور عبادت گزار تھے۔ طلب علم کے لئے بہت اسفار کیے۔ (الجواہر المضیہ فی طبقات الحنیفہ، رقم ۱۵۶، ج ۱، ص ۸۴، **الناشر: میر محمد کتب خانہ۔ کراتشی۔**

28 ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن علی الواحدی الشافعی نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ مفسر اور ادیب تھے۔ آپ کا تعلق "ساوہ" سے تھا جو "رے" اور "ہمدان" کے درمیان واقع ہے۔ آپ کے آباواجداد تجارت کیا کرتے تھے۔ واحد بن دَیل بن مہرہ کی طرف نسبت سے الواحدی کہلائے۔ نیشاپور میں ۴۶۸ھ میں وفات پائی۔ (سیر اعلام النبلاء، ج ۱۸، ص ۳۳۹، الاعلام، ج ۴، ص ۲۵۵)

29 یحییٰ بن زیاد بن عبداللہ بن منظور الدیمی الفراء کوفہ میں ۱۴۴ھ/۷۶۱ء میں پیدا ہوئے۔ کنیت ابوزکریا تھی۔ کوفہ کے مشہور ادیب و نحوی تھے۔ مامون الرشید کے دونوں بیٹوں کے اتالیق تھے۔ نحو، لغت اور فنون ادب کے امام اور فقیہ و متکلم بھی تھے۔ ۲۰۷ھ/۸۲۲ء میں مکہ کی راہ میں وفات پائی۔ (تہذیب التہذیب، ج ۱۱، ص ۲۱۲، الاعلام، ج ۸، ص ۱۴۵)

30 الدحان: ۴۴، ۵۴

31 الرازی، مفاتیح الغیب، ج ۲۷، ص ۶۶۶

32 نام الحسن بن احمد بن عبدالغفار بن محمد بن سلیمان بن ابان الفارسی النحوی ہے، فساء نامی شہر میں پیدا ہوئے، آپ اپنے وقت میں نحو کے امام تھے، مختلف ممالک کے اسفار بھی کیے۔ آپ ۲۸۸ھ کو پیدا ہوے اور ۳۷۷ھ کو وفات پائی۔ [ابن خلکان (۶۸۱ھ)، ابوالعباس شمس الدین احمد بن ابراھیم بن ابی بکر ابن خلکان البرکلی، وافیات الاعیان، ج ۲، ص ۸۰ تا ۸۲۔

33 جالینوس ۱۳۰ء میں بیرغام آج کل ترکی میں برغام سے مشہور ہے میں پیدا ہوئے۔ بڑے بڑے اطباء میں اپ کا شمار ہوتا ہے۔ بقراط کے اصولوں کی تشریح وتوضیح کی، اور اپنے مخالفین کے شبہات کو دلائل سے رد کیا۔ علم التشریح کی بنیاد ڈالی۔ (ابن ابی اصبیعہ، عیون النباء، ج ۱، ص ۱۰۹ تا ۱۲۳)